S_1999_5_332_335

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

سی۔گنگا چرن

بنام

سی۔نارئینا

14 دسمبر 1999

بی۔این۔کرپال اور آر۔پی۔سیٹھی، جسٹس

انڈین ٹرسٹ ایکٹ 1882

دفعات 4(3)(بی)،82-ٹرسٹی کے نام پر رکھی گئی جائیداد-مدعی سابق کے نام پر جائیداد خریدنے کے لیے انحصار کرنے والے کو بیرون ملک سے رقم بھیج رہا ہے-مدعا علیہ اپنے نام پر جائیداد خرید رہا ہے-مدعی کی طرف سے قبضے کے لیے مقدمہ-عمل درآمد-دریں اثنا بے نامی لین دین (جائیداد کی بازیابی کے حق کی ممانعت) آرڈیننس،1980 جاری کیا گیا-فیصلے کے مقروض کی طرف سے دائر اعتراض کہ آرڈیننس ڈگری توضیعات کے پیش نظر اسے عملدرآمد نہیں دی جاسکتی،اسے عمل درآمد کرنے والی عدالت نے مسترد کر دیا -عدالت عالیہ نے فیصلے کے مقروض کے حق میں کی گئی نظر ثانی میں-منعقد کیا۔عدالت عالیہ نے عدالت پر عمل درآمد کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے غلطی کی-عمل درآمد کرنے والی عدالت مجاز دائرہ اختیار کی عدالت کے فیصلے کے پیچھے نہیں جاسکتی سوائے اس کے کہ جب حکم نامہ شروع سے ہی کالعدم ہو یا دائرہ اختیار کے بغیر ہو-اس نتیجے کے پیش نظر کہ جائیداد مدعا علیہ کے نام پر ٹرسٹی کے طور پر رکھی گئی تھی،سوال؛ مدعا علیہ کا بے نامی لین دین آرڈیننس یا ایکٹ توضیعات کو لاگو کرنا، پیدا نہیں ہوا-ایکٹ توضیعات ٹرسٹی کے خلاف ٹرسٹ جائیداد کی بازیابی کے لیے مقدمہ دائر کرنے سے منع نہیں کرتی تھیں-اس کے علاوہ بے نامی لین دین ایکٹ اور آرڈیننس عمل میں ماضی سے متعلق نہیں تھے اور نہ ہی تھے ایکٹ کے دفعہ 4 کے نفاذ سے پہلے پہلے سے دائر اور زیر غور زیر التواء مقدمے پر لاگو ہوتا ہے -بے نامی لین دین (جائیداد کی بازیابی کے حق کی ممانعت) ایکٹ،1988-دفعہ 4

راج گوپال ریڈی (مردہ) بذریعہ ایل آر ایس دیگران بنام پدمنی چندر شیکھرن (مردہ) بذریعہ ایل

آر۔،(1995)2ایس سی سی 630، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ:1989 کی دیوانی اپیل نمبر 1782۔

1988 کے سی آر پی نمبر 1161 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 2.8.88 کے فیصلے اور حکم سے۔

ٹی۔ایل۔وی۔آئیر اور وی۔بی۔سہاریا میسرز سہاریا اینڈ کمپنی کے لیے، اپیل کنندہ کے لیے

ای۔ایم۔ایس۔انم، مدعا علیہ کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اس اپیل کی اجازت دینے کی ایک سے زیادہ وجوہات ہیں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کو بیرون ملک سے رقم بھیجی تھی تا کہ وہ اپیل کنندہ کے نام پر غیر منقولہ جائیداد خرید سکے۔مدعا علیہ نے اپنے نام اور بھارت میں اپنے دوسرے بھائیوں کے نام پر جائیدادیں خریدیں۔اپیل کنندہ نے 20 جولائی 1983 کو جائیدای مقدمی یا اس کی نرخہ بازار کے قبضے کے لیے او ایس نمبر 349/83 دائر کیا۔اپیل کنندہ کا معاملہ یہ تھا کہ جو رقم بھیجی گئی تھی اسے اپیل کنندہ کے نام پر جائیداد خریدنے کے بجائے مدعا علیہ اور بھائیوں کے نام پر جائیداد خریدنے میں غلط طریقے سے استعمال کیا گیا تھا۔

31 جولائی 1985 کو ملکیت کے مقدمے کا فیصلہ اخراجات کے ساتھ کیا گیا اور عمل درآمد کی کارروائی میں منافع کا تعین کیا جانا تھا۔مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی جس نے اسے 27 اگست 1987 کو دیگر باتوں کے ساتھ مسترد کر دیا، جس میں کہا گیا:

"اس معاملے میں ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ مدعی مدعا علیہان کو فائدہ پہنچانا چاہتا تھا جب اس نے زمین کی جائیدادوں کی خریداری کے لیے فنڈز فراہم کیے تھے۔دوسری طرف، اس معاملے میں ثبوت اس حد تک زبردست ہے کہ مدعی کی طرف سے 1983 کے او ایس نمبر 349 میں مدعی کو مدعی کے نام پر زمین کی جائیدادیں خریدنے کے مخصوص مقصد کے لیے رقم بھیجی گئی تھی ،لیکن اس کے بجائے، اس نے مدعی کی طرف سے فراہم کردہ فنڈ سے اپنے اور اپنے دوسرے بھائیوں کے نام پر جائیدادیں خریدیں، اس لیے یہ ماننا ہوگا کہ مدعی فائدہ مند مالک ہے اور وہ ان مقدمات میں مدعا علیہان سے مدعی شیڈول کی جائیدادوں کا قبضہ وصول کرنے کا حقدار ہے۔ہمارے خیال میں یہ ایک ایسا معاملہ ہے جہاں بھارتیہ ٹرسٹ ایکٹ کی دفعہ 82 مکمل طور پر لاگو ہوتی ہے۔"

مدعا علیہ کی طرف سے دائر خصوصی اجازت کی درخواست کو اس عدالت نے 7 اپریل 1988 کو مسترد کر دیا تھا۔

اس کے بعد اپیل کنندہ نے ٹرائل کورٹ کے سامنے ای پی نمبر 90/88 ہونے کی وجہ سے عملدرآمد کی درخواست دائر کی۔ مذکورہ درخواست کے نمٹائے جانے سے پہلے، 19 مئی 1988 کو بے نامی لین دین (جائیداد کی بازیابی کے حق کی ممانعت) آرڈیننس، 1988 جاری کیا گیا تھا۔ اس آرڈیننس کی بنیاد پر، مدعا علیہ کی طرف سے اس اثر پر اعتراضات دائر کیے گئے کہ مذکورہ آرڈیننس توضیعات کے پیش نظر ڈگری پر عمل درآمد نہیں کیا جاسکا۔ عملدرآمد دینے والی عدالت نے اعتراضات کو مسترد کر دیا اور اس کے بعد مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ 2 اگست 1988 کے فیصلے کے ذریعے، درخواست کی اجازت دی گئی اور متنازعہ فیصلے میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ 1988 کے مذکورہ آرڈیننس نے مقدمے کی جائیداد پر قبضہ کرنے سے منع کیا ہے جسے مدعا علیہ نے یہاں اپیل کنندہ کے بے نامی کے طور پر رکھا تھا۔

اب یہ اچھی طرح سے طے کیا گیا ہے کہ عمل درآمد کرنے والی عدالت مجاز دائرہ اختیار کی عدالت کے ڈگری نامے کے پیچھے نہیں جاسکتی سوائے اس کے کہ جب ڈگری نامہ ابتدائی طور پر یا دائرہ اختیار کے بغیر کالعدم ہو۔ موجودہ معاملے میں، عدالت عالیہ نے 27 اگست 1987 کو، جیسا کہ اوپر مذکور اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے، اس اثر پر ایک واضح نتیجہ اخذ کیا تھا کہ مدعا علیہ یہاں صرف ایک ٹرسٹی تھا اور معاملہ بھارتیہ ٹرسٹ ایکٹ کی دفعہ 82 کے تحت چلایا جاتا تھا۔ دفعہ 4 جس میں بے نامی ملکیت کی بازیابی کی ممانعت شامل ہے، ذیلی دفعہ (3)، شق (بی) میں واضح طور پر فراہم کرتا ہے کہ مذکورہ دفعہ کا اطلاق، دیگر باتوں کے ساتھ، اس معاملے میں نہیں ہونا چاہیے جہاں جائیداد ٹرسٹی کے نام پر رکھی گئی ہو۔ 27 اگست 1987 کے اپنے فیصلے میں عدالت عالیہ کے اس نتیجے کے پیش نظر کہ جائیداد بطور ٹرسٹی مدعا علیہ کے نام پر رکھی جارہی تھی، مدعا علیہ کا بے نامی لین دین آرڈیننس یا ایکٹ توضیعات کو مدعو کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوا۔ ایکٹ توضیعات ٹرست کی جائیداد کی بازیابی کے لیے ٹرستی کے خلاف مقدمہ دائر کرنے سے منع نہیں کرتی تھیں۔

اس کے علاوہ، یہ عدالت آر راج گوپال ریڈی (مردہ) بذریعہ ایل آر ایس اور دیگران بنام پدمنی چندر شیکھران (ڈیڈ) بذریعہ ایل آر، (1995) 2 ایس سی سی 630 میں نے فیصلہ دیا ہے کہ مذکورہ ایکٹ اور آرڈیننس عمل میں ماضی سے متعلق نہیں تھے اور یہ ایکٹ زیر التواء دعوا پر لاگو نہیں ہوتا تھا جو ایکٹ کے دفعہ 4 کے نافذ ہونے سے پہلے ہی دائر اور زیر غور تھے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، موجودہ معاملے میں عدالت عالیہ نے عملدرآمد دینے والی عدالت کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اور یہ قرار دیتے ہوئے غلطی کی کہ اپیل کنندہ کا قبضہ بازیافت کرنے کا حق مذکورہ ایکٹ کی وجہ سے ختم ہو گیا ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور 2 اگست 1988 کی اپیل کے تحت

عدالت عالیہ کے فیصلے کو پورے اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

16 ستمبر 1991 کے حکم نامے کے ذریعے مدعا علیہان کو سالانہ منافع کے لیے 10,000 روپے ٹرائل کورٹ میں جمع کرنے کی ہدایت کی گئی۔ جب یہ جمع نہیں کیا گیا تھا، تو اپیل کنندہ کی طرف سے جائیداد کی دعواء کے سلسلے میں وصول کنندہ کی تقرری کے لیے درخواست دائر کی گئی تھی۔ 8 فروری 1993 کے حکم کے مطابق، اپیل کنندہ کو خود وصول کنندہ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور اسے قبضے میں لے لیا گیا تھا لیکن اسے ٹرائل عدالت میں ہر سال 10,000 روپے جمع کرنے کی ضرورت تھی۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ اپیل کنندہ اب اس اپیل میں کامیاب ہو گیا ہے، وہ جائیداد کے مطلق مالک کی حیثیت سے اس پر قبضہ برقرار رکھنے کا حقدار ہے اور اس عدالت کے مذکورہ حکم کے مطابق اس کی طرف سے جمع کی گئی رقم ٹرائل عدالت سے واپس لینے کا حقدار ہوگا۔

آر۔ پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔